مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوت کراچی

"قرآن کے بعد
نبوت اور وحی کا دعویٰ تمام
انبیائے کرام کی توہین ہے۔ یہ
ایک ایسا جرم ہے جو کبھی معاف
نہیں کیا جا سکتا، ختمیت کی دیوار
میں سوراخ کرنا تمام نظام دیانت
کو درہم برہم کر دینے کے مترادف
ہے۔"

علامہ اقبالؒ

جلد ۲

۶ تا ۱۲ اپریل ۱۹۸۴ء بمطابق ۳ رجب تا ۹ رجب ۱۴۰۴ھ

شمارہ ۴۳

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رح

باب ماجاء فی ضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کا ذکر۔

فائدہ۔ اس باب میں ۹ حدیثیں ذکر کی گئی ہیں۔

۱ حدثنا احمد بن منیع حدثنا عباد بن العوام اخبرنا الحجاج وھو ابن ارطاۃ عن سماک بن حرب عن جابر بن سمرۃ قال کان فی ساقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموشۃ وکان لا یضحک الا تبسما فکنت اذا نظرت الیہ قلت اکحل العینین ولیس باکحل۔

۱۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کسی قدر باریک تھیں اور آپ کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا میں جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا تو دل میں سوچتا کہ آپ سرمہ لگائے ہوئے ہیں حالانکہ اس وقت سرمہ لگائے ہوئے نہیں ہوتے تھے۔

فائدہ: بلکہ طبعاً آپ کی آنکھیں سرگیں تھیں۔

۲۔ حدثنا قتیبۃ بن سعید اخبرنا ابن لھیعۃ عن عبید اللہ بن المغیرۃ عن عبد اللہ بن الحارث بن جزء قال مارأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۔ عبد اللہ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس سے زیادہ تبسم کرنے والا نہیں دیکھا۔

فائدہ۔ اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ اس سے پہلے باب کی اخیر حدیث میں یہ گزر چکا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دائم الفکر اور پے در پے غم میں مبتلا رہتے تھے یہ بظاہر اس کے منافی ہے اس لیے اس حدیث کی دو توجیہیں کی گئیں۔ ایک تو یہ کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ کا تبسم آپؐ کے ہنسنے سے زیادہ ہوتا تھا ایسا کوئی اور شخص نہیں دیکھا جس کا تبسم اس کے ہنسنے سے زیادہ ہو۔ چنانچہ آئندہ حدیث جو انہی صحابی سے روایت کی جا رہی ہے اس میں یہی مطلب متعین ہے۔ دوسری توجیہ یہ کی جاتی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم باوجود طبعی غموم کے صحابہ کرام کی دلداری اور انبساط کے خیال سے خنداں پیشانی اور تبسم فرماتے ہوئے پیش آتے تھے اور یہ کمال درجہ اخلاق و تواضع ہے۔ اسی باب کے ۵ و ۱۰ پر حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے تبسم فرماتے یعنی خندہ پیشانی سے مسکراتے ہوئے ملتے تھے۔ اب پہلی حدیث سے کوئی تعارض نہیں ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کسی رنج و فکر میں مبتلا ہوتا ہے لیکن دوسروں کی دلداری یا ضرورت سے اس کو خندہ پیشانی سے ملنے کی نوبت آتی ہے۔ جو لوگ دل میں عشق کی چوٹ کھائے ہوئے ہیں ان کو اس کا تجربہ بہت ہوتا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ختم نبوت

جلد نمبر ۲

شمارہ نمبر ۴۳

فہرست

۱	خصائل نبوی بر شمائل ترمذی حضرت شیخ الحدیث رح	۲
۲	ابتدائیہ عبدالرحمٰن یعقوب باوا	۵
۳	قادیانیوں کے خطرناک عزائم مولانا منظور احمد الحسینی	۷
۴	کراچی کے علماء کرام کا اہم اجلاس	۱۳
۵	آپ کے مسائل مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۴
۶	اکابر دیوبند اور عشق رسول حضرت مولانا محمد اقبال رنگونی مانچسٹر	۱۵
۷	قادیانی اور اکھنڈ ہندوستان جناب خواجہ عزیز احمد	۱۹
۸	مولانا محمد حسین بٹالوی بنام مرزا غلام احمد قادیان	۲۱

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

ڈیڑھ روپیہ

فون نمبر

۷۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ـــــ ۶۰ روپے
ششماہی ـــــ ۳۵ روپے
سہ ماہی ـــــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار واحدی
حافظ گلزار احمد

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/A ساشا مینشن
ایم اے جناح روڈ۔ کراچی۔

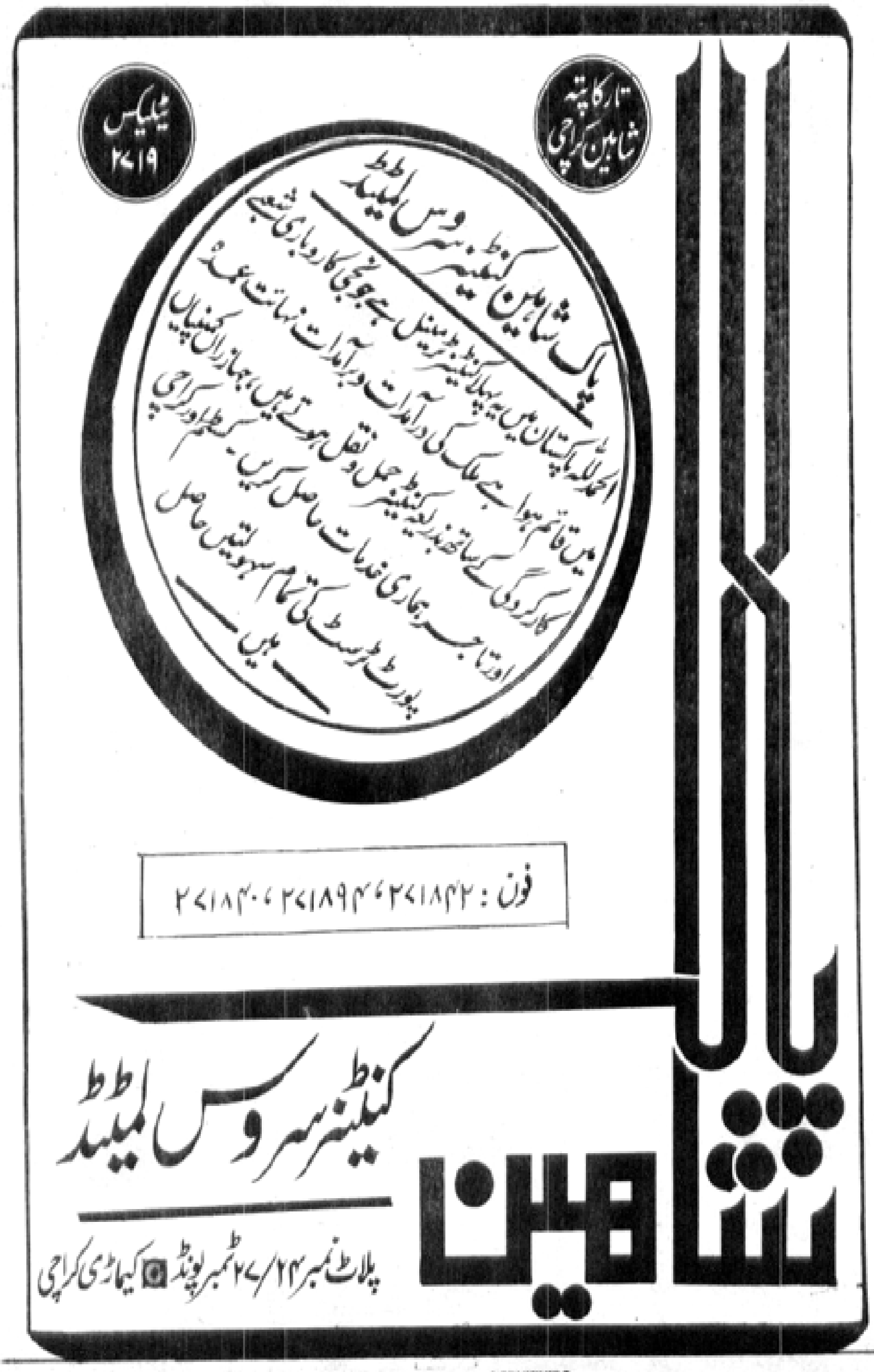
تار کا پتہ شاہین کراچی
ٹیلیکس ۲۷۱۹
پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ
الحمدللہ پاکستان میں یہ پہلا کنٹینر ٹرمینل ہے جو نجی کاروباری شعبے
میں قائم ہوا ہے ملک کی درآمدات و برآمدات نہایت عمدہ
کارکردگی کے ساتھ بذریعہ کنٹینر حمل و نقل ہوتے ہیں جہاز راں کمپنیاں
اور تاجر ہماری خدمات حاصل کریں کسٹم اور کراچی
پورٹ ٹرسٹ کی تمام سہولتیں حاصل ہیں
فون: ۲۷۱۸۴۲ ، ۲۷۱۸۹۴ ، ۲۷۱۸۴۰
پاک شاہین کنٹینر سروس لمیٹڈ
پلاٹ نمبر ۲۷/۲۴ ٹمبر پونڈ کیماڑی کراچی

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام

علٰی من لا نبی بعدہ

خطرے کی گھنٹی

یہ بات آپ پہلے بھی پڑھ چکے ہیں اور آئندہ صفحات میں بھی قادیانیوں کے خطرناک عزائم کی روداد پڑھیں گے کہ قادیانی پارٹی مذہب کے لبادے میں ایک سیاسی پارٹی ہے۔ اپنے مخصوص عزائم کی تکمیل کے لیے ملت اسلامیہ کو بڑے سے بڑا ضرر پہنچانے سے گریز نہیں کرتی۔ ان کا مقصد و منشا یہی ہے کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ کر دیا جائے اور مرزائے قادیانی کے گن گانے والے افراد پیدا کئے جائیں —— ہمارا یقین ہے انشاء اللہ اس مقصد میں وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوں گے —— اللہ کا سچا دین جس طرح چودہ سو سال سے صحیح اور غیر ترمیم شدہ ہم تک پہنچا وہ قیامت تک اپنی اصلی شکل میں جوں کا توں باقی رہے گا —— حق کا غلبہ ہوگا، باطل مٹ جائے گا۔

اسلام اور قادیانیت کا تصادم گذشتہ ایک عرصے سے جاری ہے۔ پہلے وہ انگریز کے زیر سایہ پروان چڑھتے رہے۔ تقسیم کے بعد ہمارے ناعاقبت اندیش حکمرانوں نے ان کو پالا پوسا اور جوان کیا۔ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں علماء کرام پر تو ناروا پابندیاں لگتی رہیں لیکن قادیانیوں کو بے لگام چھوڑ دیا گیا۔ آج یہ فتنہ عالم اسلام کے لئے خونخوار بن گیا۔ ہمیں آنکھیں دکھا رہا ہے۔ اب اس سے مملکت خداداد پاکستان کے لیے عظیم خطرہ محسوس کیا جارہا ہے۔

کہنے کو تو قادیانی ایک چھوٹی سی اقلیت ہے —— اور کہا بھی یہ جا رہا ہے کہ "ہم بے ضرر، محب وطن اور کمزور ہیں!" یہ ٹولہ اس وقت بڑی طاقتوں کا آلہ کار ہے اور ان کی شطرنج کا مہرہ بنا ہوا ہے۔ صیہونی ان کو استعمال کرتے ہیں۔ نصاریٰ کے یہ ایجنٹ ہیں، روس ان کے ذریعہ تخریب کار لٹریچر تقسیم کراتا ہے —— اور اگر یہ کہا جائے کہ جاسوسوں کا یہ طائفہ بین الاقوامی منڈی کا بکاؤ مال ہے تو غلط نہ ہوگا۔

ہمارے حکمرانوں کو بات یا تو سرے سے سمجھ میں نہیں آتی اور اگر آتی ہے تو دیر سے آتی ہے —— جب علماء کرام چیخ و پکار کرتے ہیں تو ان کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوتی ہے۔ ان کی نصیحتوں کو "تنگ نظر مولوی کی بڑ" کہہ کر مسترد کر دیا جاتا ہے —— طوفان آتا ہے پھر تباہی مچاتے ہوئے گذر جاتا ہے پھر بھی انہیں ہوش نہیں آتا۔ ایسا ہوتا آیا ہے تاریخ بھی گواہ ہے۔ یہ قوم کے لیے سب سے بڑا المیہ ہے۔

علمائے کرام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما ایک بار پھر خطرے کی گھنٹی بجا رہے ہیں، بیدار کر رہے ہیں۔ اقتدار کے ایوانوں پر دستک دے رہے ہیں کہ فکر کیجئے ملک و ملت کی —— قادیانی پارٹی اپنے اصلی روپ میں پھر آرہی ہے مملکت خداداد پاکستان میں اقتدار کے لیے تیاریاں کر رہی ہے جیسا کہ ان کی تحریروں سے واضح ہے۔ صرف الفاظ کا ہیر پھیر ہے

باقی صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں

لمحۂ فکریہ

مولانا منظور احمد الحسینی

قادیانیوں کے خطرناک عزائم

قادیانی گروہ عالم اسلام کے لئے ایک ناسور اور مذہب کے لبادہ میں ایک سیاسی تنظیم ہے ان کی خطرناک سیاسی سرگرمیاں ملت اسلامیہ کی وحدت و رشتہ اخوت کو پارہ پارہ کرنے، مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور ان کی قومی و ملی زندگی کو خطرات میں ڈالنے کا موجب بن رہی ہیں۔

برصغیر میں اسلامی حکومت کے خاتمے، جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کو کچلنے کے لئے مرزا غلام احمد کے والد مرزا غلام مرتضیٰ نے انگریزی فوج کو پچاس گھوڑے مع سوار "بطور مدد" کے فراہم کئے تھے۔ اس خاندان کی پوری زندگی برطانوی سامراج کی "سچی اطاعت" "سچی ہمدردی" اور استحکام میں گذری قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد نے انگریز کے حق میں پچاس الماریاں لکھیں۔ برطانیہ سامراج کی وفا داری میں جہاد کے منسوخ ہونے کا اعلان کرتے ہوئے مسلمانوں میں حریت و جہاد کے جذبے کو فنا کرنے اور ان میں محکومی اور غلامی جیسی لعنت کو دل نشین کرانے کی ہر ممکن کوشش کی۔

مرزا قادیانی کے آنجہانی ہونے کے بعد اس "پودے" کو استعماری طاقتوں نے اپنی حفاظت میں پروان چڑھایا اور اس کی خوب آبیاری کی۔ اور اکثر ممالک میں یہ انگریزوں کے ایجنٹ کی حیثیت سے جانے پہچانے لگے۔ جیسا کہ ان کی تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ۱۹۲۲ء میں خطبہ جمعہ کے دوران مرزا محمود نے کہا:-

نہیں معلوم ہمیں کب دنیا کا چارج سپرد کیا جاتا ہے۔ ہمیں اپنی طرف سے تیار رہنا چاہئے کہ دنیا کو سنبھال سکیں؟

(الفضل ۲۷ر فروری)

اس سے پہلے ۱۴ر فروری ۱۹۲۲ الفضل میں خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد کی جو تقریر شائع اس میں کہتے ہیں!

"ہم احمدی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں"

۱۹۳۰ء میں کہا: جب تک تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے یہ راستے کے کانٹے (مسلمان) ہرگز دور نہیں ہو سکتے" (الفضل ۲۵ر اپریل)

"ملکی سیاست میں خلیفۂ وقت سے بہتر اور کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا کیونکہ اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت اس کے شامل حال ہوتی ہے" (الفضل ۲۵ر دسمبر ۱۹۳۲ء)

۱۹۳۲ میں انسانیت سوز ارادوں کا اظہار ان الفاظ میں کیا "مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے خدا سے خبر پاکر فرما دیا تھا کہ ان کے اقتدار میں غیر احمدیوں کی حیثیت چوہڑے چماروں جیسی ہو گی۔ (الفضل ۲۹ جنوری)

۱۹۴۵ء میں انہوں نے اپنے سیاسی عزائم کا اظہار اس طرح کیا:-

"جب تک جماعت احمدیہ نظام حکومت سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی۔ اس وقت تک ضروری ہے کہ اس

دبار (انگریزی حکومت) کو قائم رکھا جائے تاکہ یہ نظام کسی ایسی طاقت (مسلمان ہی مراد ہو سکتے ہیں) کے قبضے میں نہ چلا جائے۔ جو احمدیت کے مفادات کے لئے زیادہ مضر اور نقصان رساں ہو: (الفضل ۳، جنوری)

۱۹۴۵ء کے بعد حصول اقتدار کے یہ ارادے ان کی تحریروں میں عام طور سے پائے جانے لگے۔ جسٹس منیر نے ۱۹۵۳ کے واقعات سے متعلق مسلمانوں سے مرزائیوں کی نزاع کی رپورٹ لکھی ہے۔ اس کے صفحہ ۱۹۶ پر درج ہے کہ:

"۱۹۴۵ سے لے کر ۱۹۴۷ کے آغاز تک احمدیوں کی بعض تحریروں سے منکشف ہوتا ہے۔ کہ وہ برطانیہ کا جانشین بننے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ وہ نہ تو ایک ہندو دنیاوی حکومت اپنے لئے پسند کرتے تھے۔ اور نہ پاکستان کو منتخب کر سکتے۔" جب پاکستان قائم ہوا اور مسلمان آزادی کی نعمت سے ہمکنار ہوئے۔ تو مرزائی پاکستان بننے پر خوش نہ تھے۔ اور نہ پاکستان بننے کے حق میں تھے۔ مرزا محمود احمد نے پاکستان بننے سے ۳ ماہ قبل خطبہ دیا تھا۔

"ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے، اور یہ کوشش کریں گے کہ یہ پھر کسی نہ کسی طرح متحد ہو جائے۔ (الفضل ۱۷ رمئی ۱۹۴۷ء)

۱۵ر اپریل ۱۹۴۷ء کے الفضل میں خلیفہ قادیانی کی دوسری تقریر درج ہے:

"بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان بنے اور ساری قومیں باہم شیر و شکر رہیں۔"

آج بھی قادیانیوں کو پاکستان سے کوئی محبت نہیں ہر قادیانی پاکستان کو عارضی تصور کرتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ مرزا غلام احمد کی پیش گوئی کے مطابق قادیان قادیانیوں کو ضرور ملے گا۔ وہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو یہی بات راسخ کرتے رہتے ہیں کہ:

"قادیان سے ہجرت کی حالت عارضی ہوگی۔ آخر ایک وقت آئے گا کہ قادیان جماعت احمدیہ کو واپس مل جائے گا۔"

(راہ ایمان ص ۹۵ بچوں کی ابتدائی دینی معلومات کا مجموعہ)

اسی طرح نام نہاد بہشتی مقبرہ ربوہ میں مرزا بشیر الدین محمود کا "ارشاد" ایک بڑے سائز کے کتبہ کی شکل میں آج بھی موجود ہے۔ کہ

"جماعت کو نصیحت کی جاتی ہے۔ جب ان کو توفیق ملے۔ حضرت ام المؤمنین اور اہل بیت کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی قادیان میں لے جاکر دفن کریں۔ چونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے۔ اس میں حضرت ام المؤمنین جملہ خاندان مسیح موعود کے دفن کرنے کی پیش گوئی ہے۔ اس لئے یہ بات فرض کے طور پر ہے۔ جماعت کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔"

یہ کتبہ ایسا شر انگیز ہے۔ کہ اس کے ایک ایک لفظ سے شعائر اسلام کی توہین اور پاکستان دشمنی ٹپک رہی ہے۔ نیز "ہمارا عہد" کے عنوان سے ایک پوسٹر جسے مکتبہ تحریک انارکلی لاہور نے شائع کیا ہے۔ اس میں درج ہے کہ: "میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے قادیان کو احمدیہ جماعت کا مرکز مقرر فرمایا ہے۔ میں اس کے اس حکم کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش اور جد و جہد کرتا رہوں گا۔ اور اس مقصد کو کبھی بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا۔ اور میں اپنے نفس کو اور اپنے بیوی بچوں کو اور اگر خدا کی مشیئت یہی ہو تو اولاد کی اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لئے تیار کرتا رہوں گا۔ کہ وہ قادیان کے حصول کے لئے ہر چھوٹی اور بڑی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اے خدا۔ مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اللھم آمین:"

یہ عہد ہر قادیانی سے لیا جاتا ہے۔ قادیان کے حصول کے لئے ہر چھوٹی بڑی "قربانی" کا مطلب بالکل واضح ہے کہ ہر قادیانی مرد و زن بچہ ہو یا بوڑھا۔ جوان ہو یا ادھیڑ عمر پاکستان کے توڑنے کے لئے ہر وقت "ہر قسم کی کوشش اور جد وجہد" کر رہا ہے۔

مزید برآں وصیت فارم جو ربوہ کا مطبوعہ ہے۔ اس کی پہلی شق کا یہ حصہ ذرا غور طلب ہے کہ:-

میرے مرنے پر نعش کو بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان میں دفن کرنے کے لئے قادیان پہنچایا جائے۔ بشرطیکہ انجمن کار

پرداز مصالح قبرستان کی طرف سے ایسا کرنے کی مجھے یا میرے بعد میرے ورثاء کو اجازت حاصل ہو جائے۔ اور نعش کو قادیان پہنچانے کے اخراجات اگر میں فوت ہونے سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع نہ کرا سکا۔ تو میری جائیداد متروکہ میں سے وضع کئے جائیں۔ لیکن ایسے اخراجات کا اثر اس حصہ جائیداد پر نہ پڑے گا۔ جو میں اس وصیت کی رُو سے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دیتا / دیتی ہوں:

مذکورہ بالا حوالہ جات سے قادیانیوں کی پاکستان دشمنی صاف ظاہر ہے۔ تقسیم ملک کے وقت ایک خاص سازش کے ذریعہ باؤنڈری کمیشن میں قادیانیوں نے اپنا مقدمہ مسلمانوں اور ہندوؤں سے علیٰحدہ پیش کر کے کوشش کی کہ قادیان میں پاپائے اعظم کی طرح ان کی علیٰحدہ ریاست قائم کی جائے لیکن صاحب بہادر انگریز نے مذہبی ریاست تو تسلیم نہ کی۔ البتہ قادیانیوں کا تناسب آبادی مسلمانوں سے نکال کر اہل ہنود میں شمار کر لیا جس کے باعث گورداسپور کی مسلم اکثریت اقلیت میں تبدیل ہو گئی۔ اور گورداسپور کا ضلع جو جون ۱۹۴۷ء کے اعلان میں پاکستان کا حصہ تھا۔ وہاں کے مسلمان پاکستان کے جھنڈے لہرا رہے تھے اگست ۱۹۴۷ء میں ماسوا تحصیل شکر گڑھ کے پورا ضلع ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا۔ یوں قادیانیوں کی اس سازش کی وجہ سے ضلع گورداسپور کے ذریعہ ہندوستان کو کشمیر کا راستہ مل گیا جو آج تک پاکستان کے لئے گوناگوں مشکلات کا سبب بنا ہوا ہے۔ اور کشمیر پر ہندوستان کا قبضہ وطن عزیز کی شاہ رگ پر قبضہ کے مترادف ہے۔

آزادیٔ ملک کے تیسرے مہینے کشمیر کی جنگ میں قادیانیوں نے "فرقان فورس" کے نام سے ایک پلاٹون کشمیر کی جنگ میں بھیجی جس نے سراسر غداری کی۔ بٹالین ٹوٹنے کے بعد انہوں نے اپنا اسلحہ حکومت پاکستان کو نہیں دیا تھا۔ وہ ان کے پاس ہے۔ حکومت کو چاہئیے کہ وہ اس اسلحہ کی کھوج لگائے۔ ایک گواہ کے بیان کے مطابق جس نے صمدانی ٹریبونل میں گواہی دی تھی۔ کہا تھا کہ وہ اسلحہ ربوہ کے قبرستان میں مدفون ہے۔

(نوائے وقت ۲ جولائی ۱۹۷۴ء)

۱۹۴۸ء میں قادیانیوں نے صوبہ بلوچستان کو قادیانی بنانے اور اس طرح سے اس پر قبضہ کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ (الفضل ۱۳ر اگست ۱۹۴۸ء) کے شمارے میں ایک بیان بھی شائع ہوا۔ لیکن قادیانی بری طرح ناکام ہوئے۔ پاکستان کے قیام سے قبل "برطانیہ جانشینی" اور قیام پاکستان کے بعد بلوچستان پر قبضہ کی اسکیم میں فیل ہونے کے بعد انہوں نے دوسرا طریقہ اختیار کیا جو یہودی لابی نے امریکہ برطانیہ اور دوسرے مغربی ممالک میں اختیار کر رکھی ہے۔ کہ ملک کی کلیدی آسامیوں پر قبضہ کر لیا جائے۔ اسی سلسلے میں مرزا محمود احمد کا بیان۔ (الفضل ۱۱ر جنوری ۱۹۵۲ء) میں شائع ہو چکا ہے۔ ساتھ ساتھ پاکستان کو توڑنے اور اپنا تسلط قائم رکھنے کے زیر زمین منصوبوں اور حربوں پر بھی کام ہوتا رہا۔ (جو آج تک جاری ہے)

قیام پاکستان کے فوراً بعد ہماری بدقسمتی سے سر ظفر اللہ کو ملک کا پہلا وزیر خارجہ بنا دیا گیا۔ جو بظاہر وزیر خارجہ لیکن درحقیقت مرزائی پارٹی کا کرتا دھرتا متعصب بین الاقوامی مبلغ اور نمائندہ تھا۔ اس نے چارج لیتے ہی قادیانیت کے لئے اندھا دھند کام کیا۔ اور اندرون و بیرون ملک ان کو ہر طرح سے مستحکم کر دیا۔ یہ دور مسلمانوں کے لئے سخت آزمائش کا تھا مرزائی کھلے بندوں اپنی باطل و مرتدانہ تبلیغ کر رہے تھے آخر کار تمام مسلمانوں نے جمع ہو کر قادیانیت کے خلاف بھرپور اور زبردست تحریک چلائی۔ اس دور کے قادیانی زدہ ارباب اقتدار نے مسلمانوں کے خالص دینی مطالبات کا جواب جنرل اعظم کی کمانڈ میں گولی سے دیا۔ ہزاروں مسلمان خاک و خون میں تڑپائے گئے۔

یحییٰ خان کے دور میں مرزا غلام احمد قادیانی نبی کاذب و مرتد کا پوتا ایم ایم احمد قادیانی جو اقتصادیات اور منصوبہ بندی میں صدر کا خصوصی مشیر تھا۔ اس نے بنگالی مسلمانوں میں مغربی پاکستان سے نفرت اور معاشی میدان میں احساس محرومی پیدا کر کے ان کو علیٰحدہ ہونے پر مجبور کر دیا۔ جس کی وجہ سے سانحہ عظیم مشرقی پاکستان کا سقوط ظہور پذیر ہوا۔ اور اسلام کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مسلمانوں کو شرمندگی اٹھانی پڑی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کی ظاہری ناکامی سے مرزائی سخت غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اس عرصہ میں انہوں نے برطانیہ، امریکہ اور روس کی پشت پناہی اور اسرائیل کے مبینہ روابط سے اپنے آپ کو مضبوط کیا۔ مرزا ناصر نے قادیانیوں کو باور کرایا۔ کہ ہم غلبہ پانے والے ہیں۔ "گھوڑ سوار" "سائیکل سوار" سو سالہ جوبلی فنڈ اسکیمیں زور و شور سے شروع کیں یہاں تک کہ ۱۹۷۳ء میں ملت دشمنی میں وہ آپے سے باہر ہو گئے اور عالم اسلام کے مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔

"تم (مسلمان) لومڑی کا لبادہ اوڑھ کر اور گیدڑ کا لباس پہن کر نکلتے ہو اور چیختے چنگھاڑتے ہو اور سمجھتے ہو کہ ہم تم سے مرعوب ہو جائیں گے۔ ہمیں (قادیانیوں کو۔ ناقل) تو خدا تعالیٰ نے شیر کی جرأت سے بڑھ کر جرأت عطا فرمائی ہے"

(آزاد کشمیر اسمبلی کی ایک قرار داد پر تبصرہ ص۱۲) ساتھ ساتھ مسلمانان پاکستان کو یہ دھمکی دی کہ: "اس قسم کے فتنہ و فساد کے نتیجہ میں پاکستان قائم نہیں رہے گا۔" مرزا ناصر کے اس ملت سوز وطن دشمن اور اشتعال انگیز بیان سے علماء اسلام اور اسلامیان پاکستان میں غصے کی لہر دوڑ گئی۔ مگر انہوں نے صبر کیا تا آنکہ اللہ کے قہر نے ان کو آ دبوچا۔ جس سال (۱۹۷۴ء) کو وہ اپنے لئے غلبے کا سال سمجھ رہے تھے۔ وہی ان کے لئے ذلت عذاب خداوندی کا نمونہ ثابت ہوا۔

۲۹ر مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ کے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں نے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت مسلمان طلبہ کو بری طرح زد و کوب کیا۔ چار ہزار کا لشکر جرار چند نہتے طلبہ پر خونخوار بھیڑیے کی طرح حملہ آور تھا۔ طلبہ کو مار کر "احمدیت کا حق ادا کیا جا رہا تھا۔" ہر طرف سے "پکڑو مارو" کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ اس پر مسلمانان پاکستان نے جمع ہو کر زور دار تحریک چلائی وہ کامیاب ہو گئی اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے ۱۹۷۴ء کی تحریک کی کامیابی کی اصل وجہ اور بنیاد شہداء ختم نبوت کا وہ خون تھا۔ جو ۱۹۵۳ء کی تاریخ میں بہا تھا۔

۱۹۷۴ء کے فیصلے کے بعد مسلمانوں کو یہ توقع تھی۔ کہ قادیانی اپنے با اخلاق اور باضمیر ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے مسلمانوں کی مذہبی معاشرتی وحدت میں خلل ڈالے کے بغیر خود ہی اس فیصلہ کو قبول کریں گے۔ یا حکومت قانون سازی کر کے ان کو پابند کرے گی۔ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

قادیانی اپنے خبث باطنی کی وجہ سے باز نہ آئے۔ سابقہ اور موجودہ حکومت کی ڈھیل کی وجہ سے قادیانی کھلی بغاوت اور غداری پر اتر آئے انہوں نے علی الاعلان اسلامی شعائر اور اسلامی اصطلاحات کو پہلے سے کہیں بڑھ کر استعمال کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے اخبارات و رسائل اور لٹریچر میں پوری دنیا کے مسلمانوں کو سرکاری مسلمان اور اپنے آپ کو حقیقی پکا و سچا مسلمان" بڑے شد و مد سے لکھنا شروع کیا۔

سب سے پہلے استعمار کی شطرنج کے خاص مہرے سر ظفر اللہ خان نے نمائندہ نوائے وقت کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔ کہ "اس فیصلہ کے قبول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" اور یہ دھمکی دی کہ "یہ فیصلہ پاکستان کی مضبوطی کا موجب نہیں اور یہ پاکستان کے لئے بہت سی مشکلات پیدا کرنے والا ثابت ہو گا۔" (نوائے وقت لاہور ۱۸ ستمبر ۱۹۷۴ء ص۱ کالم ۵-۶)

اور پاکستان سے کھلی غداری کا ثبوت دیتے ہوئے جب قادیانیوں نے مرزا ناصر کے ایماء پر بھارت سے مداخلت کی اپیل کی تو بھارت کے (سابق) وزیر خارجہ مسٹر سورن سنگھ نے بیان دیتے ہوئے کہا۔

"ان (سورن سنگھ۔ ناقل) سے پوچھا گیا کہ کیا آپ بنگالیوں کی طرح پاکستان کے قادیانیوں کا مسئلہ بھی اقوام متحدہ میں اٹھانا پسند کریں گے۔ انہوں نے (سورن سنگھ) نے کہا۔ کہ بھارت کے احمدیوں کی طرف سے ہمیں ایسا کرنے کے لئے تار بھی بھیجے جا رہے ہیں۔ مگر ہم مداخلت نہیں کریں گے۔ بنگالیوں کا معاملہ دوسرا تھا۔ اور یحییٰ خان نے ایسے حالات پیدا کر دیئے تھے۔ کہ ہمیں مداخلت کرنی پڑی۔"

(نوائے وقت لاہور ۹ ستمبر ۱۹۷۴ء ص۱ کالم ۲)

تمام دنیا جانتی ہے۔ کہ بھارت کی مداخلت مشرقی پاکستان میں صرف اقوام متحدہ کی حد تک محدود نہ تھی۔ بلکہ

ملی توجہ مداخلت کی گئی تھی۔ یہاں بھی اس قسم کی مداخلت مراد ہے۔ کہ بھارت پاکستان پر حملہ کر دے۔ پاکستان کے قادیانی مکمل طور پر ساتھ دیں گے۔ اس سے بڑھ کر غداری کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ انہی دنوں چوہدری ظفر اللہ خان نے لندن میں پریس کانفرنس کی تھی۔ (جب کہ وہ پاکستان کے کسی شہر میں بھی کر سکتے تھے) جس میں انہوں نے ایسی باتیں کہہ ڈالی تھیں جو باقی سب وفاداریوں سے انحراف کا مظہر تھیں۔ مثلاً انہوں نے بین الاقوامی اداروں سے کہا کہ وہ پاکستان میں اپنے مبصر بھیجیں۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ غیر ملکی مداخلت کی دعوت دی گئی ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے ڈاکٹر عبدالسلام خورشید کا بیان بعنوان "افکار و حوادث" (مشرق ۲۰ر جولائی ۱۹۸۲ء ص۳)

سر ظفر اللہ کے اس بیان کے بعد مرزا ناصر، خصوصاً مرزا طاہر احمد اور دیگر قادیانیوں نے اسی قسم کے بیان دینے شروع کر دیئے۔ جن سے الفضل اور دیگر قادیانی جرائد پُر ہیں۔ ہم مشتے نمونہ از خروارے قریبی دور کے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔

احمدیہ اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور کی سالانہ تقریب کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مرزا طاہر نے کہا۔ "کہ ہم دنیا کے لیڈر بنائے گئے ہیں۔ دنیا ہمارے پیچھے چل کر زینتیں اختیار کرے گی۔ جو طرز عمل ہم اختیار کریں گے دنیا اسی کی پیروی کرے گی۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا اس احساس کو زندہ رکھیں۔ اور اسی کے مطابق اپنے پروگرام بنائیں کہ اللہ نے آپ کو لیڈر بنایا ہے۔ اور آپ نے دنیا کو بدلنا ہے۔" (الفضل ۲ر فروری ۱۹۸۲ء ص۵ کالم نمبر۲)

قادیانیت حقیقی اسلام

"اپنے بچوں کی کماحقہ نگہداشت کرو اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی روایات اور اقدار کے عین مطابق ان کی تربیت کا فریضہ بجا لاؤ۔" (الفضل ۱۲ر فروری ۱۹۸۲ء ص۳)

سچے مسلمان

"ہم مسلمان ہیں اور ہمارا یہ دعویٰ کرنا ہمارا پیدائشی حق ہے۔ اور مسلمان کی تعریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی۔ کہ جس کے قول و فعل سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اس لئے ہم نے کسی کو دکھ نہیں پہنچایا۔ چونکہ ہم سچے مسلمان ہیں اس لئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو اپنے عمل سے صحیح ثابت کریں گے؟ (الفضل ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۲ء ص۵)

"پس چونکہ ہم اسلام کے دعویدار ہیں اور دنیا کی کوئی طاقت ہمارا یہ دعویٰ ہم سے نہیں چھین سکتی کہ ہم مسلمان ہیں خدا کے فضل سے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان قرار دیا ہے یہ ہمارا پیدائشی حق ہے۔ اس کی خاطر ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں تو چونکہ ہم سچے مسلمان ہیں اور اس دعویٰ میں سچے ہیں اس لئے ہمارا لازمی فرض ہے۔ کہ اپنے اعمال کے ذریعے اس کو ثابت کریں۔"

(مرزا طاہر کی تقریر الفضل ۷ر نومبر ۱۹۸۲ء ص۷)

غلبۂ اسلام قادیانی جماعت کا مقدر

"جہاں تک حقیقت حال کا تعلق ہے۔ یہ بات تو بہرحال مسلم ہے۔ آج دنیا کے پردہ پر صرف ایک ہی جماعت ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ آسمانی نوشتوں میں جس جماعت کے لئے غلبۂ اسلام مقدر تھا۔ وہ یہی جماعت ہے اور وہ ساعت سعد آ چکی ہے۔ جو اسلام کے غلبۂ نو کی ساعت ہے۔ اس مہم کا آغاز ہو چکا ہے۔ جس نے عالمی انقلاب برپا کرنا تھا؟ (ماہنامہ انصار اللہ۔ اکتوبر ۸۳ء)

"آج خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا سے منوانے کا فریضہ ہم احمدیوں کو سونپا گیا ہے؟

(الفضل ۲۳ر جولائی ۱۹۸۳ء ص۲)

"لاہور کے ایک ہوٹل میں اپنے اعزاز میں دیئے گئے ایک استقبالیہ میں خطاب کرتے ہوئے مرزا طاہر نے کہا "کسی حکومت کو کیا حق ہے۔ کہ وہ ہمیں غیر مسلم قرار دے؟" (قادیانیوں کا ہفت روزہ "لاہور"

۱۷ر جنوری ۱۹۸۳ء)

صحابہؓ کرام کی توہین!

"حضرت مولوی محمد دین صاحب کی عمر ایک سو سال سے تجاوز کر چکی ہے وہ حضرت مسیح علیہ السلام (مرزا غلام احمد۔ ناقل) کے قدیمی اور نہایت مخلص صحابہ میں سے ہیں" (الفضل ۷ نومبر ۱۹۸۲ء ص۲)

شیخ محمد احمد مظہر قادیانی ایڈوکیٹ امیر جماعت نے ضلع فیصل آباد کی بیوی نورجہاں کا ۱۳ اگست ۱۹۸۲ء کو انتقال ہوا۔ تو "ناصرات الاحمدیہ" فیصل آباد نے اپنے تعزیتی بیان میں لکھا: "مرحومہ ایک برگزیدہ ہستی اور قابل رشک خاتون تھیں کیونکہ آپ کو یہ دوہرا فخر حاصل ہے کہ آپ حضرت حامد حسین خانصاحب صحابی حضرت اقدس کی لخت جگر تھیں اور پھر ایک صحابی ہی کے بیٹے یعنی حضرت شیخ محمد احمد مظہر ایڈووکیٹ کی رفیقہ حیات بنیں" (الفضل ۲ ستمبر ۱۹۸۲ء، کالم ۳ ص۶)

وحی اور صحابہؓ کی توہین

"اصحاب احمد بھی بہت احتیاط کرتے یہی حال ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں نظر آتا ہے۔ اس وقت بھی صحابہ بہت احتیاط کرتے تھے۔ اور ہم نے یہ دیکھا کہ جتنا بڑے مرتبے کا صحابی ہو۔ اتنا ہی وہ محتاط ہو جایا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایماء پر جب عام شہادت کی ضرورت پیش آئی۔ اور آپ نے جماعت کو تحریک فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فرما دیا ہے ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء (تحفہ بغداد ص۲) یعنی میں ایسے بندے مقرر کروں گا تیری مدد کے لئے جن پر میں وحی کر رہا ہوں گا۔ تو لاؤ وہ وحیاں۔ کہاں چھپا کے رکھی ہوئی ہیں۔ تو صحابہ نے بکثرت پیش کیں اور ان میں سے شہادت الکلام کے موقع پر بیان بھی ہوئیں۔ تو خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں بھی بکثرت صاحب وحی صاحب کشف والہام پیدا کئے جو اپنی بات آپس میں کرنے کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش فرمایا کرتے تھے (الفضل ۱۰ اکتوبر ۱۹۸۲ء ص۳)

مرزا کی بعثت کا مقصد اصلاح مسلمین و نوع انسانی

"آپ مرزا (غلام احمد) صرف مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ہی مبعوث نہیں ہوئے۔ بلکہ پوری نوع انسانی کی اصلاح کر کے اسے دین واحد یعنی اسلام پر متحد کرنا آپ کی بعثت کا اصل مقصد ہے۔ اور ہم آپ کے پیرو ہونے کی حیثیت میں اس کے لئے مقدور بھر کوشش کر رہے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ آپ اسلام کو کس طرح دنیا میں غالب کریں گے۔ اور اس بارہ آپ کی جماعت کا پروگرام کیا ہے۔ حضور (مرزا طاہر) نے فرمایا ہم اس بارہ میں دو طریقے سے آگے بڑھ رہے ہیں ایک طرف ہم مسلمانوں کی اصلاح اور ان کی حالت بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور دوسرے ہم دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور ہر قوم اور ہر ملک کے لوگوں کو محبت پیار اور خدمت کے ذریعہ اسلام میں داخل کر رہے ہیں" (مرزا طاہر کی تقریر، الفضل ۱۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء ص۵)

اسلام اصلی شکل میں پھیلانے کا دعویٰ

"حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (مرزا غلام احمد) نے اسلام کے متعلق پائی جانے والی تمام غلط فہمیوں کو دور کر کے اسے اس کی اصل شکل میں از سر نو پیش کیا ہے اور جماعت احمدیہ کے ذریعے اسے ساری دنیا میں پھیلانے انتظام کیا ہے۔ چنانچہ اس وقت سے اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کی مہم جاری ہے۔ (الفضل حوالہ بالا)

قادیانیت کے پھیلنے سے دنیا بچ جائیگی

جتنی جلدی آپ لوگوں کو احمدیت کیطرف لے کے آئیں گے اتنی جلدی دنیا کو بچانے کے امکانات پیدا ہو جائیں گے۔ ورنہ تو حالات بڑے خراب ہیں۔ پاکستان بھی

اسی دنیا کا ایک حصہ ہے پس مذہبی ذمہ داریوں کے علاوہ حب الوطنی کا بھی تقاضا ہے۔ کہ ہم جلد از جلد بنی نوع انسان کی ہدایت کا سامان کریں :

(الفضل ۲۴ ، اکتوبر ۸۲ء ص۲)

قادیانیت کے سوا کچھ نظر نہیں آئے گا

"حضور (مرزا طاہر) نے نہایت جلالی شان بارعب آواز میں کہا دیکھیئے دیکھئے اللہ کی تائید سے یہی نہیں۔ دنیا کی بستیاں آباد ہو جائیں گی۔ یہاں اس کے برخلاف جو کچھ بنے۔ وہ لوگوں کی خواہیں جو کبھی پوری نہیں ہوں گی

(الفضل ۱۰ ، نومبر ۸۲ء ص۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین

"حضرت باوا گرو نانک رحمۃ اللہ علیہ جیسی بزرگ شبیہ کی صورت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد نور کا ہالہ اس قدر تیز ہے۔ کہ آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔ باوجود کوشش کے شبیہ مبارک پر نظر نہیں ٹکتی"

(الفضل ۶ ، نومبر ۱۹۸۲ء ص۳)

پاکستان میں قادیانی ازم

ایک وقت آئے گا کہ اس ملک میں مسیح موعود (مرزا غلام احمد علیہ السلام کے ذریعے وہی جھنڈا گاڑا جائے گا۔ جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے

(الفضل ۱۰ نومبر ۸۲ء ص۵)

" ہر جگہ ہر بستی ہر قریہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کا جھنڈا گاڑا جائے گا۔ یعنے وہ جھنڈا جو درحقیقت حضرت محمد مصطفےٰ کا جھنڈا۔ تمام دشمنان اسلام کی ہر خواب نامراد ہو جائے گی" (الفضل ۵ جون ۸۳)

(الفضل ۵ ، جون ۸۳ء)

"آج خدا تعالےٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دنیا سے منوانے کا فریضہ ہم احمدیوں کو سونپا گیا ہے۔

(الفضل ۲۳ ، جولائی ۸۳ء ص۲)

ان تمام زہریلی تحریروں سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی۔ کہ قادیانی نہ صرف ملت اسلامیہ کے دشمن ہیں بلکہ مملکت خداداد پاکستان کے بھی غدار ہیں۔ حکومت کو چاہیئے ان کے بارے میں روا داری نہ برتے ان کے بارے میں نرمی و روا داری برتنا ملک و ملت کی خود کشی کے مترادف ہے۔ بصورت دیگر مسلمانان پاکستان اپنا فیصلہ کرنے پر مجبور ہوں گے

بقیہ : محبت رسول ؐ

ہیں۔ آپ بے حد صابر و شاکر خاتم الانبیاء اور سنت کو قائم کرنے والے ہیں۔

احید وحید مجید حمید — وخیر الورایا بفضل جسیم

آپ عدیم المثال و یگانہ ہیں بزرگ اور ستودہ صفات ہیں۔ اپنی عظیم الشان بزرگیوں میں افضل ترین عالم ہیں

واسریٰ بہ ربہ فی السماء — کنور تجلی بلیل بھیم

آپ کے رب نے راتوں رات آسمان کی سیر کرائی۔ مثل چمکنے والے نور کے رات کی تاریکی میں۔

واناہ ماشاءہ من علاء — واوحیٰ الیہ بوحی رقیم

آپ کا اللہ تعالےٰ نے جس قدر چاہا مرتبہ بلند فرمایا اور نازل فرمائی آپ کی طرف وحی مکتوب۔

فیارب صل وسلم علیہ — متیٰ فاح طیب ردائی نسیم

پس اے میرے پروردگار آپ پر درود و سلام نازل فرما۔ جب تک عالم میں خوشبو پھیلے اور باد نسیم چلے۔

وان عافانی واعفنی من اثام — الٰہی بجاہ النبی الکریم

الٰہی مجھے عافیت بخشئے اور گناہوں سے درگذر فرمایئے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل۔

(ماخوذ از دارالعلوم دیوبند نمبر ص۵۱۹)

ہم نے مختلف مقامات سے یہ چند اشعار پیش خدمت کئے ہیں جس سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت العلامہؒ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت ہی عقیدت و الفت اور انس و محبت تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم آپ کے قلب انور میں بھری ہوئی تھی۔

کراچی کے علمائے کرام کا اجلاس

قراردادیں

○ ——— اسلامی نظام بلاتاخیر مکمل نافذ کیا جائے

○ ——— قادیانی پارٹی کو خلاف قانون قرار دیا جائے

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے شہر کے علمائے کرام، خطباء عظام اور ائمہ مساجد کا ایک اجلاس دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش میں طلب کیا گیا تھا۔ اجلاس کی مکمل کاروائی انشاءاللہ آئندہ ہفتہ پیش کی جائے گی۔ اجلاس نے جو قراردادیں منظور کی ہیں۔ وہ ہم شائع کر رہے ہیں۔ بہتر ہوگا کہ حکومت ملک میں پائی جانے والی بے چینی کو ختم کرتے ہوئے تمام مطالبات کو پورا کرے گی۔

(۱) علماء کرام کے اس عظیم الشان اجتماع نے اس بات کو شدت سے محسوس کیا ہے کہ موجودہ حکومت نے نفاذ اسلام کا جو بیڑہ اٹھایا تھا اور اس کے نفاذ کا بار بار اعادہ بھی کیا جاتا رہا ہے لیکن رفتار اتنی سست ہے کہ مستقبل قریب میں نفاذ اسلام کا خواب شرمندہ تعبیر ہوتا نظر نہیں آتا۔ یہ اجتماع سمجھتا ہے کہ اس راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ قادیانی پارٹی ہے لہذا حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ بلاتاخیر مکمل اسلامی نظام نافذ کرے تاکہ باطل طاقتوں کی یلغار کو روکا جا سکے

(۲) یہ اجتماع قادیانیوں کی اشتعال انگیز سرگرمیوں اور قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے زہریلے بیانات پر تشویش کا اظہار کرتا ہے چونکہ قادیانی اپنے خطرناک عزائم اسلام دشمنی اور ملک دشمنی میں اتنے آگے بڑھ گئے ہیں کہ اب وہ اقتدار کے خواب دیکھ رہے ہیں اور ملک میں "قادیانی ازم" کا نفاذ چاہتے ہیں اور اقتدار نہ ملنے کی صورت میں ملک کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ لہذا یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی پارٹی کو سیاسی پارٹی قرار دے کر اس کو خلاف قانون قرار دے اور اس کے تمام اثاثے ضبط کرے۔

(۳) "قادیانی انجمن ربوہ" کی تمام زمینیں جو سندھ اور پنجاب میں کئی جگہ ہیں انہیں بحق سرکار ضبط کیا جائے۔ اور ربوہ میں رہنے والے باشندگان کو مالکانہ حقوق دیے جائیں۔

(۴) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مرزا طاہر اور قادیانی لیڈروں کے تمام پاسپورٹ ضبط کیے جائیں اور ان کو بیرون ملک جانے کی اجازت نہ دی جائے۔ ساتھ ساتھ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کر کے پاسپورٹ شناختی کارڈ دونوں میں قادیانیوں کا غیر مسلم کے طور پر اندراج کیا جائے۔

(۵) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ۱۹۷۴ء کے فیصلے کو جن میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے۔ پوری دنیا کو سفارتی سطح پر آگاہ کرے کہ قادیانی پارٹی ہرگز اسلام کی نمائندگی نہیں کرتی۔ تاکہ یہ لوگ بیرون ملک اسلام کے نام پر دھوکہ نہ دے سکیں۔

(۶) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مولانا محمد اسلم قریشی کی عدم بازیابی پر ملک بھر میں جو بے چینی پائی جاتی ہے اسے دور کرنے کے لیے قادیانی سربراہ مرزا طاہر کو شامل تفتیش کیا جائے۔

(۷) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے تمام رسائل، جرائد اور اخبارات پر پابندی عائد کی جائے اور تمام شائع شدہ لٹریچر ضبط کیا جائے۔ اور ربوہ اور جہاں کہیں ان کے پریس ہیں ان کو بحق سرکار ضبط کیا جائے۔

(۸) یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں

باقی صفحہ ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

ترتیب : منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل کا جواب

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی

مہر کا مسئلہ

سائل : سلیم الحق کراچی

س میری شادی رجب کے مہینے میں ہونے والی ہے ۔ میں نے سنا ہے جب تک لڑکی کا حق مہر ادا نہ کر دیا جائے صحبت نہیں کر سکتے ؟

ج فرضاً بیوی کے مطالبہ پر مہر ادا کرنا ضروری ہے اس کی طرف سے مطالبہ نہ ہو تو صحبت جائز ہے ۔

س مہر معجل اور مہر موجل میں کیا فرق ہے ؟

ج جس مہر کی ادائیگی کے لیے کوئی میعاد مقرر ہو وہ موجل ہے اور جس کی میعاد نہ ہو وہ معجل ہے ۔ معجل کا مطالبہ عورت جب چاہے کر سکتی ہے اور موجل کا وقت معین سے پہلے نہیں کر سکتی ۔

پسائی کی کاٹ

سائل : ڈاکٹر محمد اقبال گوجرانوالہ

س ہم گرانی کو مدنظر رکھ کر گندم خرید کر گھر میں رکھ دیتے ہیں اور ضرورت کے وقت گھر سے گندم لے کر چکی پر لے جاتے ہیں چکی کا مالک ہمارے سامنے وہ گندم تول کر ہم کو اپنے پاس سے تھیلے سے پسا ہوا آٹا تول کر دے دیتا ہے لیکن وہ اس گندم سے پسائی لینے کے بعد بھی ان کا مقرر کردہ وزن کاٹ لیتے ہیں ۔

ج ۔ پسائی میں تجربہ سے جتنا وزن کم ہو جاتا ہے اتنے کم وزن کا آٹا لینا جائز ہے ۔ اس سے کم و بیش لینا درست نہیں اس کی تدبیر یہ ہو سکتی ہے کہ چکی والے سے کہا جائے کہ میں یہ گندم اتنے روپے میں تمہارے پاس بیچتا ہوں اور پھر اتنے پیسوں کا آٹا خرید لیا جائے یہ جائز ہے ۔

پگڑی کا مسئلہ

احمد اللہ ۔ شاہ فیصل کالونی

س پگڑی سنت مؤکدہ ہے یا غیر مؤکدہ ۔

ج پگڑی سنت غیر مؤکدہ ہے ، جو لوگ سنت سمجھ کر باندھیں ان کو ثواب ہے اور جو عادت نہ ہونے کی وجہ سے اس سنت سے قاصر ہوں وہ گنہگار نہیں ۔ یہ سمجھنا کہ پگڑی کے بغیر وعظ و تقریر یا امامت ناجائز ہے ۔ بالکل غلط ہے ۔

ادھار زیادہ قیمت پر بیچنا

سہیل ریحان ۔ راولپنڈی

س میرے عزیز کپڑے کا تھوک کا کاروبار کرتے ہیں ۔ لین دین نقد ہوتا ہے یا ادھار ۔ نقد مال کم قیمت پر بیچا جاتا ہے جب کہ ادھار مال زیادہ قیمت پر ۔ مثلاً ایک تھان نقد ایک ہزار روپے کا بیچا جاتا ہے تو ادھار میں وہی گیارہ سو روپے کا بیچا جاتا ہے ۔ ادھار میں بھی اگر ادائیگی کا وقفہ کم ہو تو نقد سے کچھ زیادہ پیسہ وصول کیا جاتا ہے اس بات کا دوکان دار کے ساتھ ساتھ خریدار کو بھی علم ہوتا ہے آپ اس سلسلہ میں ارشاد فرمائیں کہ از

باقی صفحہ ۲۳ پر ملاحظہ فرمائیں ۔

قسط نمبر ۱۴

اکابر دیوبند اور عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت مولانا محمد اقبال صاحب رنگونی مانچسٹر

ناموس پیغمبر کی حفاظت

ریاست بہاولپور کی ایک مسلمان خاتون نے عدالت میں دعویٰ دائر کیا۔ کہ اس کا شوہر مرزائیت قبول کر کے اسلام سے خارج ہوگیا ہے۔ اس لئے اس کا نکاح باقی نہیں رہا۔ یہ صرف ایک خاتون کی عزت و آبرو کا مسئلہ نہ تھا۔ بلکہ اس مسئلہ کا تعلق اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت سے تھا۔ اور خود سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور ناموس کا سوال درپیش تھا۔ اس لئے اس مقدمہ کو بے پناہ شہرت حاصل ہوئی نواب آف بہاولپور نے مقدمہ ایک جج کے حوالے کر کے شرعی فیصلہ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ بس پھر کیا تھا۔ قادیان کی پوری پارٹی حرکت میں آگئی اور پورا زور لگایا کہ کسی طرح مقدمہ ہمارے حق میں ہو جائے۔ عدالت نے اپنے اپنے مستند و مشاہیر علماء کو بغرض شہادت پیش کرنے کا حکم دیا۔ جس میں دیگر معزز علماء کے علاوہ حضرت العلامہ کشمیری رح کو بھی پیشی کی اطلاع ملی اس وقت آپ بہت کمزور تھے۔ مرض بڑی شدت پر تھا۔ اس کے پیش نظر علماء کرام نے حاضر ہوکر حضرت رح سے عرض کیا۔ کہ آپ اس کمزوری اور اس حالت میں سفر نہ فرمادیں۔ ہم میں سے جن کو آپ حکم دیں گے۔ ہم اس خدمت کے لئے تیار ہیں۔ حضرت العلامہ رح اس کے لئے رضامند نہ ہوئے۔ بلکہ آپ نے انتہائی ضعف و نقاہت کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے سارقوں کا مقابلہ کرنے کے لئے بہاولپور تشریف لے گئے۔ اور اس ضمن میں ہر پیش آنے والے مسائل پر کئی کئی دن مسلسل پانچ پانچ گھنٹے عدالت میں بیان دے کر علم و عرفان کے دریا بہا دیئے۔ اور عشقِ رسولؐ کی ادنیٰ جھلک دکھائی۔ اس وقت گویا مرزائیوں پر قہر الٰہی نازل ہو رہا تھا۔ پوری پارٹی خاموش تھی کسی سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ جب آپ واپس دیوبند تشریف لائے تو آپؒ نے علماء سے فرمایا:۔

"آپ حضرات ناراض نہ ہونا کہ میں نے آپ کی بات نہیں مانی۔ میں خود اس لئے گیا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن میری شفاعت سے انکار نہ فرمادیں۔ کہ جب میری عزت کا سوال تھا تو نے خود سفر کیوں نہ کیا؟

ایک اور مجلس میں ارشاد فرمایا:۔

"شاید یہ بات مغفرت کا سبب بن جائے۔ کہ پیغمبر صلی اللہ کا جانبدار بن کر بہاولپور آیا تھا؟

اسی طرح وفات سے چند روز قبل علماء سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:۔

بہت کمزور ہوں، اٹھ نہیں سکتا مگر ایک بات کہنے کے لئے آیا ہوں کہ جس کو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی آرزو

ہو۔ وہ آپ کی عزت و حرمت کی حفاظت کرے۔ اور فتنۂ مرزائیت کے مٹانے اور اس سے مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کرتا رہے۔"

عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت

چودھویں صدی کے عظیم فتنوں میں ایک اعظم الفتن مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کاذبہ کا فتنہ ہے۔ اور یہ فتنہ اس لحاظ سے بھی شدید تھا۔ کہ اسے حکومت برطانیہ کی سرپرستی کا شرف حاصل تھا۔ اور قادیانی اپنے آقاؤں کے اشارے پر کام کیا کرتے تھے۔ جب سقوط بغداد کا سانحہ پیش آیا۔ تو مرزائیوں نے قادیان میں گھی کے چراغ جلا کر اپنے آقاؤں کی وفاداری کا منہ بولتا ثبوت دیا۔ چونکہ یہ فتنہ حقیقت کے لحاظ سے سیاسی تھا۔ مگر اسے مذہبی رنگ میں پیش کیا گیا تھا۔ اور قادیانی اسلامی اصطلاحات اور علمی مغالطات کے ذریعہ مسلمانوں کی دولت ایمان پر ڈاکہ ڈالنے لگے۔ حضرت العلامہ کشمیری رحمہ اللہ جیسا محب رسول اور عاشق رسول اس پر تلملا اٹھا۔ اور حضرت شاہ صاحبؒ نے اس سلسلہ میں سب سے زیادہ جامع کام کیا۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ نفحۃ العنبر میں حضرت رحمہ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

"جب یہ تاریک فتنہ پیدا ہوا تو مصیبت عظمیٰ سے غم و اضطراب کی ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ کسی کروٹ چین نہ آتا۔ رات کی نیند حرام ہو گئی۔ مجھے قلق تھا کہ قادیانی نبوت سے دین میں ایسا رخنہ واقع ہو جائے گا۔ کہ جس کو بند کرنا دشوار ہوگا۔ اس قلق و اضطراب و بے چینی میں چھ ماہ گذر گئے۔"

ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:-

"ہم سے گلی کا کتا بھی اچھا ہے۔ کہ وہ اپنے گلی اور محلے کا حق نمک خوب ادا کرتا ہے۔ اور ہم اس سے بھی گئے گذرے ہیں کہ ہمارے ہوتے ہوئے لوگ ناموس پیغمبر پر حملہ کرتے ہیں"

(بیس بڑے مسلمان ص ۳۸۹)

حضرت علامہؒ نے اس اضطراب و بے چینی کا اظہار اپنے بعض اشعار میں بھی کیا ہے۔ ایک طویل عربی قصیدہ میں قادیانی فتنہ کی شدت و گہرائی کیطرف امت مسلمہ کو متوجہ فرمایا ہے۔

الا یا عباد اللہ قوموا وقوموا ۔ خطوبا الممت مالھن یدان

اے اللہ کے بندو اٹھو اور ان فتنوں کا کس بل نکالدو جو ہر جگہ چھا رہے ہیں اور جن کے برداشت کرنے کی تب و تاب نہیں رہی۔

وقد کاد ینقض الھدیٰ ومنارہ ۔ وزخرج خیر مالذالك تدان

ان فتنوں کی شدت سے ہدایت کے نشانات مٹا چاہتے ہیں خیر و صلاح سمٹ رہی ہے۔ پھر اس کے تدارک کی کوئی صورت نہ بن پڑے گی۔

یسب رسول من اولی العزم فیکم ۔ تکاد السماء والارض تنفطران

ایک اولو العزم رسول (سیدنا عیسیٰ روح اللہ) کو تمہارے سامنے گالیاں دی جا رہی ہیں۔ قریب ہے کہ زمین و آسمان قہر الٰہی سے پھٹ پڑیں۔

وحارب قوم ربھم ونبیہ ۔ فقوموا لنصر اللہ اذ ھو دان

ایک ناہنجار قوم (مرزائیوں) نے اپنے رب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی شروع کر رکھی ہے۔ پس اللہ کی مدد کے بھروسہ پر اٹھو کہ وہ بہت قریب ہے۔

وقد عیل صبری فی انتھاك حدودہ ۔ فھل ثم داع او مجیب اذانی

حدود اللہ کو توڑتے دیکھ کر میرے ہاتھ سے صبر کا دامن چھوٹ چکا ہے پس کیا اس بھری دنیا میں کوئی میری دعوت پر لبیک کہنے والا اور کوئی پکارنے والا ہے!!!

ونادیت قوما فی فریضۃ ربھم ۔ فھل نصیر لی من اھل زمانی

اور میں قوم مسلم کو ان کے رب کی جانب سے عائد شدہ فریضہ کے سلسلہ میں پکار چکا ہوں۔ پس کیا اہل خانہ میں کوئی شخص میری مدد کو اٹھے گا۔ (دار العلوم دیوبند نمبر)

حضرت العلامہ رحمہ کے قلب پر اس فتنہ کا جو اثر تھا۔

در ان چند اشعار سے نمایاں ہے۔ (مزید اشعار کے لئے دیکھو اکفار الملحدین مصنفہ حضرت العلامۃ) ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت العلامہ اس فتنہ کے استیصال کے لئے تمام لوگوں کو پکار رہے ہیں۔ اور آپ اپنی تمام صلاحیتیں اس پر صرف کر رہے ہیں کہ قادیانیت کے قصر الحاد کو خاکستر کر دیں۔ اسی اضطراب و بے چینی نے آپ کو مجبور کر دیا کہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی ہر موڑ پر حفاظت کی جائے۔ کہ اگر علمی لائن میں مرزائی آنے کی کوشش کریں تو ایک جماعت ایسی ہو جو نہایت سنجیدگی اور متانت سے اس کام کو سرانجام دے۔ اگر تقریروں کے ذریعہ مسلمانوں کی دولت ایمان کو چرانے کی جرأت کریں۔ تو ایک ایسے مقرروں کی جماعت تیار کریں جو اپنی شعلہ نوائی اور آتش بیانی سے عوام کو اس تحریک کے خفیہ مقاصد سے آگاہ کرے۔ اگر تحریری طور پر مرزائی تبلیغ کریں تو ان کے مقابلہ کے لئے علماء تحریری طور پر جواب دیں۔ اور اگر کوئی مناظرہ کے ذریعہ میدان مارنے کی کوشش کرے۔ تو ایک جماعت ان کو مناظرے ہی میں شکست فاش دے۔

حضرت العلامہ الکشمیری رح نے ان تمام شعبوں میں بطور خود بھی سالار اعلیٰ کے فرائض انجام دیئے اور ہر موقعہ اور ہر جگہ کے لئے بہ نفس نفیس خود بھی تشریف لے گئے۔ اور آپ نے اپنی نگرانی میں علماء کرام کی ایک ایسی جماعت بھی تیار فرمائی جنہوں نے حضرت شاہ صاحب کی نصیحت کے مطابق ہر شعبہ میں مہارت تامہ حاصل فرمائی۔ اور الحمد للہ آج تک یہ مشن اپنا کام برابر کر رہا ہے۔

علمی میدان میں کام کرنے کے لئے آپ نے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رح اور حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی جیسے یگانہ روزگار اہل قلم کو اس طرف متوجہ فرمایا۔ تو عوامی سطح پر کام کرنے کے لئے منجملہ پاک کے سب سے بڑے خطیب اور شعلہ نوا جادو بیان مقرر حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ جیسا مرد مجاہد تیار کیا اور تحریری اور مناظرہ کی سطح پر کام کرنے کے لئے حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب چاند پوری۔ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی، حضرت مولانا مناظر احسن گیلانی رح، حضرت مولانا قاری محمد طیب حضرت مولانا ابوالوفاء صاحب شاہجہانپوری، حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی رح حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب حضرت مولانا علامہ شبیر احمد صاحب عثمانی جیسی نابغۂ روزگار ہستیاں پیدا فرمائیں۔ جنہوں نے ہر لائن میں قادیانیت کا تار پود بکھیر دیا۔ اور مرزائی ہٹ دھرموں کے منہ بند کر دیئے۔ اور ان حضرات علماء کرام نے بھی اپنے تلامذہ کی ایک ایسی جماعت تیار کر دی جنہوں نے قادیانیت کے تعاقب کو اپنی زندگی کا مشن بنا لیا ہے۔

شاد باش شاد زی اے سرزمین دیوبند
عالم میں تونے کیا اسلام کا جھنڈا بلند
ملت بیضا کی عزت کو لگائے چار چاند
حکمت بطحا کی قیمت کو کیا تونے دو چند
اسم تیرا باسمیٰ ضرب تیری بے پناہ
دیو استبداد کی گردن ہے اور تیری کمند
جان کر دیں گے جو ناموس پیمبر پر فدا
حق کے رستے پر کٹا دیں گے جو اپنا بند بند
اس میں قاسم ہوں کہ انور شاہ کہ محمود الحسن
سب کے دل تھے دردمند اور سب کی فطرت ارجمند

عشق رسالت کی ایک اور جھلک

حضرت العلامہ رح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو عشق تھا۔ اس کا کچھ خاکہ آپ نے اوپر پڑھا۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ جب انسان کو زندگی میں کسی سے انس ہو جاتا ہے۔ تو اس کی محبت مرنے کے بعد بھی نہیں نکلتی۔ یہی حال حضرت شاہ صاحب رح کا تھا۔ کہ زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کی ختم نبوت کی حفاظت فرمائی مگر ساتھ ہی وصیت بھی فرما دی کہ مقدمہ بہاولپور کا فیصلہ اگر میرے مرنے کے بعد ہوا تو قبر پر آکر سنا دینا تاکہ قبر میں بھی مجھ کو اس بات سے مسرت حاصل ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت کے قزاقوں اور گستاخوں کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اور میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی پر ذرہ بھر آنچ نہ آئی۔ بقول کسے ؎

گشتم اندر تہ خاک ۔ انس بنامم باقی است

ذکر قبر میں تو چلا گیا مگر اپنے محبوب کی محبت اب بھی باقی ہے۔
اور اسی طرح سرسبز و شاداب ہے جیسے پہلی تھی۔)

چنانچہ حضرت العلامہ کا انتقال ۱۹۳۳ء میں ہوا اور تاریخی مقدمہ کا فیصلہ ۱۹۳۵ء میں ہوا۔ اس میں قادیانیوں کو کافر قرار دے کر عورت کے نکاح کو فسخ کر دینے کا اعلان ہوا حضرت مولانا محمد صادق صاحب مرحوم نے حضرت کی وصیت کے مطابق حضرت کی قبر پر حاضر ہو کر جج صاحب کا فیصلہ بلند آواز سے سنایا ہمیں یقین ہے کہ حضرت العلامہ رح کی روح اس سے بہت مسرور ہوئی ہوگی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

قصیدہ نعتیہ

حضرت العلامہ الکشمیری رح نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں بہت سے عربی اور فارسی قصیدے لکھے ہیں جن میں چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں۔

شاہ جانباز اگر ہمارا ہے — کیا ہے غم جب کہ وہ سہارا ہے
گرد نہیں تو کچھ نہیں میرا — وہ اگر ہے تو میرا سارا ہے
وصف تیری زبان کی زینت ہے — بزم کو اس نے کیا سنوارا ہے
دونوں جگ میں ہے وہ آسانی — جس کے اور تیری مدارا ہے
اپنے در سے نہ کھینچ انور کو — حلقہ در گوش جب تمہارا ہے

(ماہنامہ قائد مراد آباد ۱۳۵۸ھ ربیع الثانی)

(۲)

الغرض از جملۂ عالم مصطفیٰ و مجتبیٰ — افضل و اکمل ز جملہ انبیاء نزد خدا
تا صبا گلگشت گیہاں کردہ میباشد مدام — باد برو بے از خدائے وے درود و صد سلام
در جناب وے رضا بر احقران مستہام — مستغیث ست التجائے سرور عالی مقام

(۳)

خاتم دور نبوت تا قیامت بے مرا — نعت او صد کمال او فزوں تر از عدید
بوئے گل و بر دوش وے گرد و لجام بیم تمام — نیز بر اصحاب وال ز جملہ اخیار عبید
خاصہ آں آخر کا افقر ست از جملہ انام — در صلہ از بارگاہ مت در کشید ایں قصیدہ

(انوار انوری صفحہ ۱۲)

(۴)

شفیع مطاع نبی کریم — قسیم جسیم نسیم وسیم

آپ شفیع ہیں آپ کی ہستی قابل اطاعت ہے۔ اور آپ نبی کریم ہیں آپ صاحب جمال ہیں خوش قامت ہیں مسکرانے والے اور خوبصورت ہیں۔

شفیع الانام مطاع المقام — کریم الکرام نبی الانیم

آپ مخلوق کے شفیع ہیں اور آپ کا مرتبہ واجب الاطاعت ہے۔ سخیوں کے سخی اور ساری کائنات کے نبی ہیں

اسیل رسیل کحیل جمیل — صبیح ملیح عطیب لشمیم

چہرہ مبارک آپ کا کتابی ہے۔ اور قد میانہ اور آنکھیں سرگیں و جمیل ہیں۔ آپ کا چہرہ مبارک سفید مائل بسرخی ہے۔ آپ ملیح اور خوشبو پھیلانے والے ہیں۔

مفاض الجبین کبدر مبین — بثغر بسیم کدر یتیم

آپ کشادہ پیشانی والے ہیں جو بدر کی طرح روشن ہے۔ دندان مبارک تبسم کنندہ مثل در یکتا کے ہیں۔

شفاء العلیل رواء الغلیل — بشر المحیا د نشر لخیم

آپ کی ہستی بیمار کے حق میں شفا اور پیاسے کی پیاس بجھانے والی ہے۔ اپنے حسن کے چہرہ اور پاکیزہ خصلتوں کے ساتھ

شفیق رفیق خلیق طلیق — صفوح نصوح عفو حلیم

آپ ہر خلق پر شفیق رحمدل ہیں، کشادہ پیشانی والے ہیں۔ درگذر فرمانے والے معاف فرمانے والے بردبار ہیں۔

مجیب منیب نقیب نجیب — حسیب نسیب و نور قدیم

آپ قبول کرنے والے ہیں۔ اللہ کیطرف کرنے والے ہیں اور سردار و شرافت والے ہیں۔ صاحب نسب ہیں اور نور قدیم ہیں۔

بشیر نذیر سراج منیر — خبیر بصیر دلیل علیم

آپ بشیر و نذیر اور سراج منیر ہیں آپ صاحب اسرار بصیر ہیں رہنما و علیم ہیں۔

تقی نقی صفی وفی — وجیہ نبیہ مبین حکیم

آپ متقی پاکیزہ خصائل برگزیدہ وفا شعار ہیں۔ صاحب وجاہت و بلند مرتبہ اور حق کا اظہار کرنے والے حکیم ہیں۔

ھدی مقتدی مصطفی الاصفیاء — صبور شکور مقفی مقیم

آپ عالم کے ہادی اور خلق کے مقتدا اور برگزیدہ خلائق

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

قادیانی اور اکھنڈ ہندوستان

تحریر: خواجہ عزیز احمد

قادیانیوں کے خلیفہ دوم مرزا محمود ہمیشہ سے اکھنڈ ہندوستان کے حامی رہے ہیں۔ موقر روزنامہ "نوائے وقت" میں اس سلسلے میں "الفضل قادیان مورخہ ۵ر اپریل ۱۹۴۷ء کا ایک اقتباس شائع ہوا تھا۔ اس کے علاوہ مزید ثبوت بھی ملتے ہیں جن سے عیاں ہے۔ کہ قادیانی حضرات آزادیٔ ملک کے خلاف تھے۔ اور ان کا کہنا تھا کہ اگر پاکستان قائم ہو جائے۔ تو اس کو اکھنڈ ہندوستان بنانے کے لئے کوشش کرتے رہیں گے۔

(۱) مرزا محمود دعا کرتے ہیں: "آخر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے رب میرے اہل ملک کو سمجھ دے۔ اور اول تو یہ ملک بٹے نہیں اور اگر بٹے تو اس طرح بٹے کہ پھر مل جانے کے راستے کھلے رہیں۔ اللھم آمین

(الفضل قادیان ۱۹ر جون ۱۹۴۷) ماخوذ تاریخ احمدیت جلد دہم ص ۲۹۹)

(۲) مرزا محمود نے ایک مجلس علم و عرفان میں کہا: "اس وقت ہندوستانیوں کے دلوں میں اس قدر بغض اور کینہ بڑھ چکا ہے۔ کہ ملک کی تقسیم ناگزیر معلوم ہوتی ہے۔ گو میں ذاتی طور پر تقسیم کے خلاف ہوں۔ لیکن موجودہ حالات میں میں سمجھتا ہوں کہ تقسیم ہو جانی چاہیئے۔"

(الفضل ۵ر جون ۱۹۴۷ء)

(۳) ایم ایم احمد کے والد مرزا بشیر احمد ایم اے ایک مقالے میں لکھتے ہیں: "ہم اس خواہش کے اظہار سے رک نہیں سکتے کہ کاش ہندوستان ایک رہ سکتا۔"

(الفضل قادیان ۳۰ر جون ۱۹۴۷)

(۴) لاہوری جماعت مرزائیہ کا ایک مقالہ نگار لکھتا ہے ۱۹۳۷ء میں قادیان میں جماعت قادیان کے زیر اہتمام لاڈو رانی زتشی کی صدارت میں ایک مباحثہ ہوا۔ جس میں کثرت سلئے سے فیصلہ ہوا۔ کہ قادیانی جماعت کو کانگرس میں شامل ہونا چاہیئے اور یہ مؤقف قیام پاکستان تک جاری رہا

(قیام پاکستان مؤلفہ غلام نبی مسلم ص ۱۸)

(۵) قادیانیوں کی توقعات کے خلاف جب پاکستان قائم ہو گیا۔ تو انہوں نے حصول قادیان کے لئے سازشیں شروع کیں مرزا محمود نے تقسیم سے فوراً بعد قادیانیوں سے مندرجہ ذیل حلف لیا۔ "میں خدا تعالیٰ کو حاظر ناظر جان کر اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے قادیان کو احمدیہ جماعت کا مرکز مقرر فرمایا ہے۔ اس کے اس حکم کو پورا کرنے کے لئے ہر قسم کی کوشش اور جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس مقصد کو کبھی بھی اپنی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دوں گا۔ اور میں اپنے نفس کو اور اپنے بیوی بچوں کو اور اگر خدا کی مشیت ہو تو اولاد کی اولاد کو ہمیشہ اس بات کے لئے تیار کرتا رہوں گا۔ کہ وہ قادیان کے حصول کے لئے ہر چھوٹی اور بڑی قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اے خدا! مجھے اس عہد پر قائم رہنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرما

(تاریخ احمدیت جلد ۱۲)

(۶) تحریک پاکستان کے آخری سال میں سر ظفر اللہ نے ایک پمفلٹ لکھا جس میں مرزا محمود کے افکار و خیالات پیش کئے گئے تھے۔ اس وقت آپ فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے

بچ تھے۔ پمفلٹ کا نام "دی ہیڈ آف احمدیہ موومنٹ" تھا اس پمفلٹ کو مولوی جلال الدین شمس قادیانی نے لندن مسجد ۶۳ ملروز روڈ لندن سے شائع کیا۔ اور یورپ میں اس کی وسیع تشہیر کی اور پاکستان دشمنی کی مثال قائم کی۔ واضح رہے کہ سر ظفر اللہ برطانوی سامراج کے بے پالک اور ان کے استعماری کھلونے تھے۔ آپ کی لیاقت سے زیادہ سامراج سے وفاداری نے آپ کو بام عروج تک پہنچایا۔ سر فضل حسین آپ کے سیاسی مربی تھے۔ انہوں نے ہی آپ کو اور سر شفاعت احمد کو گول میز کانفرنس میں محض اس لئے بھجوایا کہ آپ لوگ قائد اعظم کو بولنے نہ دیں۔ اور ان کا محاسبہ کریں۔ سر فضل حسین نے اس سلسلہ میں گورنر یو پی سر سکم ہیلی کو جو خط لکھا تھا۔ ان کے فرزند نے اسے شائع کر کے۔ سر ظفر اللہ کی ازلی غداری اور اسلام دشمنی واضح کر دی گول میز کانفرنس میں ہی سر ظفر اللہ نے پاکستان کو دیوانے کی بڑ اور ناقابل عمل سکیم بتایا تھا۔ سی شخص نے باؤنڈری کمیشن اور مسئلہ کشمیر میں شرمناک کردار ادا کیا اور حال ہی میں لندن میں جو پریس کانفرنس کی وہ اس کے پاکستان مخالف کردار کی عکاس ہے۔

غرضیکہ سر ظفر اللہ نے لکھا کہ: "مرزا محمود کا عقیدہ ہے۔ کہ انڈیا اپنی سیاسی معاشی اور اخلاقی نجات اسلام کے ذریعے حاصل کرے گا۔ اس لئے وہ کسی علاقائی سکیم پاکستان کو نہیں مانتے۔ وہ یقین کرتے ہیں کہ آخر کار تمام ہندوستان پاکستان ہو گا۔ اور اس طرح سے اکھنڈ ہندوستان ہو گا۔"

(دی ہیڈ آف احمدیہ موومنٹ سر ظفر اللہ لندن ص۲۶)

یہ بھی واضح رہے کہ پاکستان میں بھارت کے ایک سابق ہائی کمشنر مسٹر سری پرکاش نے ایک سلسلہ مضامین میں جو بھارت کے ایک انگریزی روز نامے ہندوستان ٹائمز میں شائع ہوا۔ بڑے دعوے سے لکھا کہ سر ظفر اللہ نے قائد اعظم کو ۱۹۳۷ میں کم فہم قرار دیا تھا۔ اور ۱۹۴۰ میں پاکستان کی شدید مخالفت کی تھی۔ اس کے بعد آپ کا رویہ مسلسل معاندانہ رہا۔ ظاہر ہے کہ آپ برطانوی سامراج کے سیاسی شہ بالے اور صیہونیوں کے نفس ناطقہ تھے۔ اس لئے آپ مذہب کی بنیاد پر ایک ریاست کے قیام کے کیسے حامی ہو سکتے تھے۔

(۷) ۱۹۶۵ء کی جنگ کے دوران قادیانیوں نے ایک پمفلٹ شائع کیا جس میں قادیان واپس ملنے کی خدائی وعدہ کے زیر عنوان مرزا غلام احمد کی وحی اور پیشگوئیاں درج ہیں جن سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ قادیانی بہر طور قادیان حاصل کریں گے۔ ظاہر ہے کہ ہندوستان فتح کر کے نہیں بلکہ اس سرزمین کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد ہی ان کا اکھنڈ بھارت کا خواب پورا ہو گا یہ پمفلٹ "موجودہ حالات اور بعض خدائی نوشتے" شعبہ اصلاح و ارشاد راولپنڈی نے شائع کیا۔ اور بڑے بڑے سفارت خانوں میں تقسیم کیا گیا۔ گذشتہ ڈیڑھ سال ہوا قادیانیوں نے مرزا محمود کا ایک پرانا رویاء شائع کیا اس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ رویا محمد یعقوب قادیانی شعبہ زود نویسی ربوہ کے پاس ۱۹۵۱ سے موجود چلا آتا تھا۔ اس رویاء کو دسمبر ۱۹۷۱ء کی جنگ سے قبل قادیانیوں تک پہنچانا ضروری تھا۔ رویاء کی عبارت توجہ کی مستحق ہے۔

"حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ جون ۱۹۵۱ کو مندرجہ ذیل رویا مجھے لکھوایا تھا۔ جو اس وقت سے اب تک میرے پاس محفوظ چلا آ رہا تھا۔ اب حضور کے ارشاد پر یہ رویاء دوستوں کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل)

میں نے دیکھا کہ میری چھوٹی ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم میرے ساتھ ایک جگہ ٹہل رہی ہیں اور اردگرد دوسرے لوگ بیٹھے ہیں وہ نہایت ہی آہستہ آواز میں میرے کان کے پاس منہ کر کے کہتی ہیں۔ کہ ابھی اس پر زیادہ خرچ نہ کرو اور دار الحمد کے سجانے کی طرف توجہ کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو کسی نے کہلا بھیجا ہے کہ قادیان تو ہمیں ملنے والی ہے۔ اس لئے کسی دوسری جگہ مکان بنوانے سے کیا فائدہ ہے۔ مگر میں خواب میں اس مشورہ کو غلط سمجھتا ہوں اور خیال کرتا ہوں کہ کسی جماعت کا مرکز کے بغیر تھوڑا عرصہ رہنا بھی خطرناک ہوتا ہے۔ یہ خیال کر کے میں نے بڑے جوش سے بلند آواز سے کہا کہ آہستہ آہستہ یہ بات کیوں کہتی ہو ہر ایک جانتا ہے۔ کہ قادیان ہم کو ملنے والی ہے۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم دوسری جگہ مکان نہ بنائیں۔ جب قادیان ملے گی تو یونہی آہستگی سے تھوڑے ہی ملے گی۔ جب قادیان ملے گی تو اس کے ساتھ ضلع بھی ملے گا۔ ڈلہوزی بھی ملے گی۔ اور دوسرے اضلاع

باقی صفحہ ۲۳ پر

مولانا محمد حسین بٹالوی

بنام

مرزا غلام احمد قادیانی

"مرزا غلام احمد کی زبان اور حجاج بن یوسف کی تلوار" توام "لگیں"

مولانا تاج محمد مدرس مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۳۱ر دسمبر ۱۸۹۲ء کو مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کے نام ایک خط تحریر کیا جو رسالہ اشاعۃ التوحید والسنۃ جلد ۱۵ نمبر ۱ صفحہ ۳ پر درج ہے۔ مرزا صاحب اس خط میں مولانا محمد حسین صاحب کو تحریر کرتے ہیں۔

اما بعد۔ میں افسوس سے کہتا ہوں کہ میں آپ کے فتویٰ تکفیر کی وجہ سے جس کا یقینی نتیجہ احد الفریقین کا کافر ہونا ہے۔ اس خط میں سلام مسنون یعنے السلام علیکم سے ابتداء نہیں کر سکا لیکن چونکہ آپ کی نسبت مجھ کو ایک منذر الہام ہوا ہے۔ اور چند مسلمان بھائیوں نے بھی مجھ کو آپ کی نسبت ایسی خوابیں سنائیں جس کی وجہ سے میں آپ کے خطرناک انجام سے بہت ڈر گیا میں اللہ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے آپ کی حالت پر نہایت رحم آتا ہے۔ اور ڈرتا ہوں کہ آپ کو وہ امور پیش نہ آ جائیں جو ہمیشہ صادقوں کے مکذبوں کو پیش آتے رہے ہیں۔ اگر آپ طالب حق بن کر میری سوانح زندگی پر نظر ڈالیں

تو آپ پر قطعی ثبوتوں سے یہ بات کھل سکتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ کذب کی ناپاکی سے مجھ کو محفوظ رکھتا رہا ہے۔ بسا اوقات مالی مقدمات میں محض سچ کے لئے میں نے بڑے بڑے نقصانات اٹھائے۔ اس گاؤں اور نیز بٹالہ میں بھی میری ایک عمر گذر گئی ہے مگر کون ثابت کر سکتا ہے۔ کہ کبھی میرے منہ سے جھوٹ نکلا ہے۔ اگر آپ کو یہ خیال گذرے۔ کہ میرا دعویٰ کتاب اللہ اور سنت کے خلاف ہے۔ تو اس کے جواب میں عرض کرتا ہوں کہ یہ خیال محض کم فہمی کی وجہ سے آپ کے دل میں ہے۔ اگر آپ طالب حق بن کر چند روز میرے پاس رہیں تو میں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کی تمام غلطیاں نکال دے گا۔ اور مطمئن کر دے گا۔ اور اگر آپ کو اس بات کی بھی برداشت نہیں تو آپ جانتے ہیں کہ بجز علاج آخر فیصلہ آسمانی ہے۔ میں اس خط کو محض آپ پر رحم کر کے لکھتا ہوں۔ آخر دعا پر ختم ہوں۔"

(الراقم مرزا غلام احمد بقلم خود ۳۱ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

مولانا محمد حسین بٹالوی کا جواب

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ خدا آپ کو ہدایت کرے اور راہ راست پر لائے۔ السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ آپ کا خط ۳۱ر دسمبر ۱۸۹۲ء میں نے تعجب سے پڑھا۔ میں آپ کی ان گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ اس ڈرنے کو شرک سمجھتا ہوں

قادیانی صاحب! میں قرآن اور پہلی کتابوں کو۔ اور دین اسلام اور پہلے دینوں کو اور نبی آخر الزمان اور پہلے نبیوں کو سچا جانتا ہوں اور مانتا ہوں اور اس کا یہ لازمہ اور شرط ہے کہ آپ کو جھوٹا جانوں آپ کا منکر ہوں۔ کیونکہ آپ کے عقائد۔ آپ کی تعلیمات، آپ کے اخلاق و عادات پہلی کتابوں اور پہلے دینوں اور پہلے نبیوں کے

مخالف اور متناقض ہیں۔ لہٰذا ان کتابوں، دینوں اور نبیوں کو ماننا تب ہی صحیح اور سچا ہو سکتا ہے۔ جبکہ آپ کے عقائد اور تعلیمات کو جھوٹا اور آپ کو گمراہ سمجھوں۔ عقائد باطلہ مخالفہ دین اسلام اور ادیان سابقہ کے علاوہ جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا آپکا ایسا وصف لازم بن گیا ہے۔ کہ گویا وہ آپ کی سرشت کا ایک جزو ہے۔ زمانہ براہین احمدیہ کے پہلے آپ کی سوانح عمری کا میں تفصیلی علم نہیں رکھتا۔ مگر زمانہ تصنیف براہین سے جو جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا آپ نے اختیار کیا ہے۔ خصوصاً ۱۸۸۶ء سے جب آپ نے الہامی بیٹا تولد ہونے کی پیشین گوئی کی اور اس قسم کی اور پیشین گوئیاں مشتہر کی ہیں۔ علی الخصوص ۱۸۹۰ء سے جب سے آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس پر قیاس ہو سکتا ہے۔ کہ پہلے زمانہ میں خصوصاً امتحان مختاری میں فیل ہونے اور پھر عدالت میں سالہا سال اپنے مقدمات کرنے کے وقت آپ کا یہی حال رہا ہوگا۔ اس سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ جو شخص بندوں پر جھوٹ بولنے اور ان کو دھوکہ دینے میں ایسا دلیر ہو۔ وہ خدا پر یہ افترا کرنے سے کہ میں ملہم ہوں اور مجھے الہام ہوا ہے کہ فلاں شخص مجھے بیٹی نہ دے گا۔ تو ہلاک ہو جائے گا اور فلاں شخص مجھے مسیح نہ مانے گا۔ تو وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔ کس طرح رک سکتا ہے۔ اور اس دعویٰ الہام میں کیوں کر سچا سمجھا جا سکتا ہے۔

آپ نے دریائے رحمت کے جوش و جنبش میں آنے کا جو آپ نے ذکر کیا ہے۔ اس میں آپ نے اپنی سنت قدیم کذب و دھوکہ دہی سے کام لیا ہے۔ آپ کو رحمت سے کیا نسبت۔ رحمت اور ہمدردی کا تو آپ میں مادہ ہی نہیں آپ کے افعال و حرکات و کلمات صاف شہادت دے رہے ہیں۔ کہ آپ کی زبان اور حجاج بن یوسف کی تلوار توام ہیں۔ آپ نے اپنے مسلمان مخالفین اور معترضین کو اس حالت اور اس وقت میں جب کہ آپ ان کو مخدومی اخوی کے خطاب سے یاد کرتے اور ان کی نیک نیتی کے معترف تھے بے حیاء بے ایمان۔ درندہ، منہ سے جھاگ نکالنے والا۔ کتا کلب یموت علی کلب، سفلہ، کمینہ، وحشی وغیرہ وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے۔ کیا رحمت اور انسانی نوع کی ہمدردی یہی معنے رکھتی ہے!

جب مجھے آپ سے آپ کے امکانی ولی ہونے کی نظر سے حسن ظنی تھی۔ تو میں نے آپ سے بارہا التجا کی کہ مجھے آپ اپنے پاس ٹھہرا کر رحمت و برکت کے آثار دکھائیں۔ لیکن آپ نے کبھی ہاں نہ کی۔ ایک دفعہ میں نے آپ کو یہ بھی کہا تھا۔ کہ آپ کے مخالف و منکر اچھے رہے۔ کہ آپ ان نشان آسمانی دکھانے کے لئے انعام کے وعدہ پر بلاتے ہیں۔ لیکن ہم موافقین کو بلا وعدہ انعام بھی نہیں بلاتے۔ تو آپ چپ کر چپ ہو گئے۔ پھر جب آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو میں نے اپنا خلاف ظاہر کر کے آپ کے پاس آنا۔ اور دوستانہ پرائیویٹ گفتگو کرنا چاہا۔ تو آپ بلانے کا وعدہ دیتے ہیں۔ لیکن میں جا برا ہے۔ آپ کی بے رحمی اور نفسانی کارروائیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ پڑ گیا۔ بھائی سے بھائی۔ اور دوست سے دوست الگ ہو گیا۔ کیا رحمت و ہمدردی کا یہی اثر ہے۔

اگر آپ خدا سے ہمکلام ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے مجملات کی تفصیل پوچھ سکتے ہیں۔ اور معہذا بنی نوع سے ہمدردی رکھتے ہیں۔ تو بجائے مجھے ڈرانے اور دھمکانے کے آپ میری نسبت خدا تعالیٰ سے پہلے یہ دریافت کریں۔ کہ جو منذر الہام آپ کو اس شخص کی نسبت ہوا ہے وہ مبرم اور قطعی الوقوع ہے۔ یا اس کا وقوع معلق ہے۔ اور جو ڈر یا عذاب الٰہی اس میں بیان کیا گیا ہے۔ اور درصورت اس کی تابع ہو جانے کے اس شخص سے اٹھ سکتا ہے۔

میں آخر میں یہ بھی کہتا اور آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ اگر میں آپ کی مخالفت میں نیک نیت اور حق پر ہوں اور دین اسلام کی حمایت کر رہا ہوں اور نفسانیت و نفاست کو اس میں دخل نہیں دیتا تو خدا تعالیٰ میری مدد کرے گا۔ اور آپ کی ہدایت کر کے تابع حق و دین و اسلام کرے گا۔ ورنہ سخت عذاب میں مبتلا کر کے ہلاک کریگا اور اگر میری نیت میں فساد ہے تو خدا مجھے اس کا بدلہ خود دیگا۔ آپ کا ڈرانا

اور دھوکا عبث اور فضول ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ میں آپ کو کذاب جانتا ہوں اور اس اعتقاد کو لبِ اسلام کا جزو سمجھتا ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ ان گیدڑ بھبکیوں سے باز آ جائیں۔ اور حق کے تابع ہو جائیں۔ آخرہ اختیار ہے۔

وما علینا الا البلاغ

ابوسعید محمد حسین بٹالوی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتوں اور نفلوں میں سے کسی نماز کا بھی ایسا اہتمام نہیں فرماتے تھے جتنا کہ فجر سے پہلے دو رکعتوں کا فرماتے تھے۔ (حدیث شریف)

بقیہ :- ابتدائیہ

ان کی تحریروں کو صرف سمجھنے والے ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اقتدار نہ ملنے کی صورت میں ملک کو تباہ کرنا ان کا آخری حربہ ہو گا۔

ملک بھر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اشتعال انگیزی سے تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے ایسے وقت میں کراچی کے علماء کرام نے نبض پر ٹھیک ہاتھ رکھ کر یہ قرارداد منظور کی ہے کہ قادیانی مسئلہ کا حل صرف یہی ہے کہ ان کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ ان کے پریس اثاثے، وغیرہ بحق سرکار ضبط کیے جائیں ـــــ ہمارا خیال ہے پاکستان کا مفاد اسی میں وابستہ ہے۔

بقیہ :- آپ کے مسائل کا جواب

روئے شریعت یہ امر جائز ہے کہ نقد اور ادھار کی بنیاد پر ایک ہی چیز کے دو مختلف بھاؤ لگائے جائیں جبکہ خریدنے والے کو اعتراض نہ ہو۔

ج نقد اور ادھار کی قیمتوں کا فرق شرعاً جائز ہے مگر عقد کے وقت قیمت کا تعین اور ادائیگی کی تاریخ مقرر ہو جانی چاہیے۔

س جو چیز قسطوں میں خریدی جائے یا بیچی جائے وہ نقد سے زیادہ مہنگی ہوتی ہے کیا یہ بھی جائز ہے؟

ج قسطوں پر مہنگی چیز بیچنا بھی جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی شرط فاسد نہ لگائی جائے مثلاً یہ کہ اگر ایک دو قسطیں ادا نہ کریں تو چیز ضبط کر لی جائے گی اور ادا شدہ قسطیں بھی ضبط کر لی جائیں گی۔

بقیہ : اکھنڈ بھارت

بھی ملیں گے۔ شملہ کا لفظ تو مجھے خوب یاد ہے۔ ڈلہوزی کا نام پورے یقین سے یاد نہیں مگر میرا خیال ہے کہ میں شملہ کے ساتھ ڈلہوزی کا نام بھی لیا تھا۔ اس طرح دوسرے اضلاع کا میں نے ذکر کیا کہ ہمیں وہ بھی ملیں گے۔ بلکہ اس وقت مجھ پر یہ اثر معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کا علاقہ بشمول دلی یا دہلی کے پاس تک کا علاقہ ہم کو اس وقت ملے گا۔

(تحریک جدید ربوہ دسمبر ۱۹۷۱)

ان اقتباسات سے قادیانیوں کے ارادے ظاہر ہیں۔

اور ربوہ کی زبان میں جو کہا گیا وہ واضح ہے۔

(شکریہ نوائے وقت ۲ جولائی ۸۴ء)

بقیہ :- علماء کرام کا اجتماع

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے جن میں (۱) ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرنے (۲) قادیانیوں کو مسجد، اذان اور دیگر اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے قانوناً روکنے اور قادیانیوں کے خود کو مسلمان کہلانے کو جرم قرار دینے کی سفارش کی گئی ہے۔

(۹) فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے اور کلیدی اسامیوں پر غیر مسلموں کے فائز ہونے کی قانوناً روک تھام کی جائے۔

(۱۰) قادیانیوں کی مسلح تنظیموں پر پابندی عائد کی جائے اور تمام اسلحہ ضبط کیا جائے۔

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

مولانا ظفر علی خان

پناہ بخدا

نبی کے بعد نبوت کا ادعا ہو جسے — ہر ایسے بطلِ خرافات سے خدا کی پناہ

نئے صنم کدوں میں آ گئے نئے نئے بت — نئے بتوں کی نئی گھات سے خدا کی پناہ

ٹیچی ٹیچی ہے اُدھر اور اِدھر غلام احمد — ہزار بار ان آفات سے خدا کی پناہ

خدا بچائے ہمیں ان کے ساتھ ملنے سے — منافقوں کی موالات سے خدا کی پناہ

جو بن کے بُوعلی آئے حکیم نور الدین — تو بُوعلی کی اشارات[1] سے خدا کی پناہ

کسی خدا کا تو قائل ہے قادیاں بھی ضرور — جو مانگتا ہے فکاہات[2] سے خدا کی پناہ

بنے جو باپ خدا کا اور اس کی بیوی بھی — ہر ایسے مسخرے کی ذات سے خدا کی پناہ

ان ابلہانہ حکایات پر نبیؐ کی سنوار — ان احمقانہ روایات سے خدا کی پناہ

وہی ہے مرتبہ ایماں کا جو ہے درجہ کفر — اس آج کل کی مساوات سے خدا کی پناہ

اگر کرامتِ پیرِ حرم ہے استدراج
تو پیر اور اس کی کرامات سے خدا کی پناہ

[1] اشارات اور شفا بوعلی سینا کی تصنیف سے ہیں۔ [2] فکاہات روزنامہ زمیندار کے مزاحیہ کالم کا عنوان ہوتا تھا۔